Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۹۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر
ایل
۵۲۵۴

جلد ۴۳/ ۷۸ | پیر ۲/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۲۰ تبوک ۱۳۷۲ ہش ' ۲۰ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۰۹

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری مدنظر رکھو

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے کوئی قدم باہر نہ ہو تم اپنے کھانے پینے۔ لباس۔ محبت۔ رنج۔ راحت عسر یسر۔ افلاس۔ دولتمندی۔ صحت اور مرض۔ مقدمات و صلح میں اس اصول کو مدنظر رکھو کہ اللہ کی فرمانبرداری سے کوئی قدم باہر نہ ہو۔ پس یہ وصیت تمام وصیتوں کی ماں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ ہر حال میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری مدنظر رہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں کہتا ہوں کہ تلاش اسباب بھی بذریعہ دعا کرو۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہیں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ امداد باہمی اور کامل رہنما سلسلہ دکھاتا ہوں۔ تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ (اللہ کے راستے میں میرا مددگار کون ہے؟) کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح صدا دیتے ہیں؟ نہیں (اللہ کے راستے میں میرا مددگار کون ہے؟) کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں۔ جو دعا کا ایک شعبہ ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ پر ان کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۷)

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ انصاف کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

(صاحب ایمان) اور نیک مرد وہی ہیں جو بیماری' غریبی میں نافرمان نہیں ہوتے۔ مقدمات میں سچائی کو ہاتھ سے نہیں دیتے اللہ تعالیٰ تمہیں متقی کرے۔ جس قدر مجلس میں بیٹھے ہیں خدا ان سے راضی ہو اور ناراض نہ ہو۔ تم بھی خدا تعالیٰ سے راضی ہو۔ اور وہ دستگیری کرے کبھی اس کا شکوہ نہ کرو۔ (۔) انصاف کرو' یہ اللہ کا حکم ہے دیکھو کسی کو روپیہ دو اور وہ دھوکا دے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ دھوکا کرے' تم کسی کو ملازم رکھو اور وہ سستی سے کام لے تو کیا تم پسند کرتے ہو' اگر نہیں پھر تم دوسروں کے ساتھ بدی کیوں کرتے ہو؟ میں نے دیکھا ہے۔ سردی کا موسم ہے اور سرد ہوا چل رہی ہے بونداباندی ہو رہی ہے ایک مزدور چوکیدار کہتا ہے۔ خبردار' ہوشیار' وہ باہر پھرتا ہے پھر کیسے افسوس تعجب کی بات ہے کہ وہ چند پیسوں کے لئے اتنا محتاط اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہے اور ہم خدا کے بے انتہا فضلوں کو لیکر بھی (فجر سے پہلے کی عبادت) کے لئے نہ اٹھیں۔ پھر دوسروں پر کیوں بہتان باندھیں۔ دوسروں کے گھر کی نحش باتیں کیوں سنتے ہو پھر تاکید ہے ایتاء ذی القربیٰ بھائی ہے۔ بہن ہے۔ چچا ہے۔ ماں باپ اور بیوی کے رشتہ دار (۔) جو بدیاں تمہاری ذات میں ہیں یا دوسروں پر اثر کرتی ہیں ان سے رکو۔ پھر بغاوت سے منع کیا۔ بادشاہوں اور حکام کی مخالفت نہ کرو۔ یہ باتیں کیوں سکھاتا ہے۔ (تاکہ تم متقی بن جاؤ)

(فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۱۱)

انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس راہ اور سبب کو اختیار نہیں کرتا جو اس کے حصول کے واسطے مقرر ہے کامیابی کے صحیح اور یقینی اسباب اور ذرائع معلوم نہیں ہو سکتے جب تک سچا علم نہ ہو اور سچا علم بدوں (کلام الٰہی کے "میں آسکتا۔ اور (کلام الٰہی) بدوں تقویٰ کے حاصل نہیں ہوتا اور سچا تقویٰ اور خشیت الٰہی پیدا نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے منتخب فرمائے ہوئے بندوں کی صحبت میں نہ رہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رفیق احمد ظفر صاحب انجینئر ابن مکرم شیخ لطف المنان صاحب رحیم یار خان کو مورخہ ۱۱۔ ستمبر ۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عتیق احمد نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

نومولود حضرت شیخ مسعود الرحمٰن صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (حال جرمنی) کا پڑپوتا ہے اور محترم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور مبارک دراز عمر عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ کا بڑا بیٹا محمود منیر اکبر جو کہ کراچی میں انجینئرنگ کا طالب علم ہے ربوہ آکر یکدم بیمار ہو گیا ہے۔ پسلیوں کے نیچے انفیکشن اور شدید بخار ہے سانس بھی رکتا ہے۔ احباب کرام سے بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ مجلس خدام الاحمدیہ قیادت علاقہ فیصل آباد حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کی یاد میں ایک سووینئر شائع کر رہی ہے۔ جملہ احباب اپنی تحریرات ۳۰۔ ستمبر ۱۹۹۳ء تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم سید برہان احمد ناصر صاحب ابن ڈاکٹر پروفیسر سید سلطان محمود شاہد صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے (فارسی) فائنل ایر کے امتحان میں ۶۷۷/۱۰۰۰ نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور کالج رول آف آنر کے حقدار ٹھہرے ہیں۔ احباب جماعت سے مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیراحمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ / تبوک ۱۳۷۲ھش ۲۰ / ستمبر ۱۹۹۳ء

مانگئے اور مانگتے رہئے

دعا کے متعلق جتنا کچھ بھی لکھا جائے کم ہے۔ اس لئے کہ دعا صرف مانگنے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اس کی ہستی پر یقین کو مستحکم کرنے اور اس کی قدرت کے اظہار کی خواہش کا نام ہے۔ جب تک انسان خدا تعالیٰ سے مانگتا رہتا ہے اس کے دل میں یہ بات پختہ ہوتی رہتی ہے کہ خدا موجود ہے وہ قادر ہے وہ دعائیں سنتا ہے اور انسان کی بہتری کے سامان پیدا فرماتا رہتا ہے۔

بعض اوقات۔ یا بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال بھی آسکتا ہے کہ مانگا کیا جائے۔ اگرچہ یہ خیال ہے تو بودا سا لیکن آ ضرور سکتا ہے۔ ایسے خیال کے وقت اگر انسان یہ سوچے کہ خدا کے پاس جو خزانے ہیں ان میں سے اس کے پاس کیا کچھ ہے۔ "غالبا"۔ "غالبا" نہیں یقیناً سمندر میں سے ایک قطرہ سے بھی کم۔ صرف ایک قطرہ پا کر انسان سمندر سے بے اعتنائی کیسے کر سکتا ہے۔ انسان مانگے اور مانگتا رہے۔ اور اسے ملے اور ملتا رہے تب بھی اسے بہت کچھ مزید ملنے والا ہو گا۔ اس کی دعا محدود کیوں ہو۔ اسے محدود وسائل پر اتنا اطمینان کیوں ہو جائے کہ اور مانگے ہی نہ۔ دعا ہی نہ کرے ہمیں اپنے وسائل کی طرف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی طرف دیکھنا چاہئے۔ اور اگر انسان واقعی ان خزانوں کی طرف دیکھے تو اس کا جی للچاتا ہی رہے گا کہ اور ملے۔ اور ملے۔ اور اسے جتنا بھی ملے گا اسی نسبت سے وہ اور مانگے گا۔

دعا ہی کے سلسلہ میں یہ بات بھی پیش نظر رکھنے والی بات ہے۔ کہ مادی اشیاء سے تو اس کا دل بھر بھی سکتا ہے۔ کہ بس اتنا ہی کافی ہے لیکن روحانی امور کے سلسلہ میں تو اس کا دل کبھی نہیں بھر سکتا۔ خدا تعالیٰ کا قرب۔ کون کہہ سکتا ہے کہ بس زیادہ قرب کی ضرورت نہیں ہے۔ روحانی مدارج۔ بس آگے جانے کی اب ضرورت نہیں ہے انسان جتنا آگے بڑھتا ہے اتنی ہی آگے بڑھنے کی لذت بڑھتی ہے اور وہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ پس دعا کا سلسلہ کہیں ختم نہیں ہوتا۔ دعا کرتے رہیں۔ اور کرتے ہی رہیں۔ خدا تعالیٰ سے مانگیں اور مانگتے ہی رہیں۔

البتہ ایک بات کا خیال رہے کہ جو کچھ آپ نے مانگا ہے اس کا ملنا دعا کی قبولیت نہیں ہے دعا کی قبولیت کسی اور چیز کے ملنے سے بھی عیاں ہو سکتی ہے۔ یا کسی بری بات سے بچ جانے سے بھی تعبیر کی جاسکتی ہے۔ یہ ساری باتیں مد نظر رہنی چاہئیں۔

بیگانۂ انجام کو انجام بتاؤ
ہو جاتا ہے کیسے کوئی ناکام بتاؤ
گمبھیر نہ ہو جائے کہیں رات کی ظلمت
جو کچھ بھی بتانا ہے سرِ شام بتاؤ

ابو الاقبال

گدا ہوں میں مرا جوہر بھی دیکھو
اب اپنے در پہ میرا سر بھی دیکھو

نمودِ صبح سے کھو جانے والو!
سوادِ شام کا منظر بھی دیکھو

بڑا شفاف ہے ایمان والو!
کبھی میرا دلِ کافر بھی دیکھو

اک انجانے سفر پر جانے والو!
کبھی لوٹو تو اپنا گھر بھی دیکھو

قفس میں ذکر اڑانوں کا نہ چھیڑو
ذرا میرے شکستہ پر بھی دیکھو

ہے کیسی ہجر کی شب کی سیاہی
میرے پیارو! کبھی مڑ کر بھی دیکھو

کبھی ناہید کے لب پر تبسم
کبھی تم اس کی چشمِ تر بھی دیکھو

عبدالمنان ناہید

پہلا حکم عدل کا ہے۔ ایک عدل و انصاف بندوں کے ساتھ ہے۔ دیکھو ہم نہیں چاہتے کوئی ہم سے دغا فریب کرے یا ہمارا نوکر ہو تو وہ ہماری خلاف ورزی کرے۔ پس ہم کو بھی لازم ہے کہ اگر ہم کسی کے ساتھ خادمانہ تعلق رکھتے ہیں تو اپنے مخدوم و محسن کی خلاف ورزی نہ کریں اپنے فرائض منصبی کو ادا کریں اور کسی سے کسی قسم کا مکرو فریب اور دغا نہ کریں۔ یہی عدل ہے۔

ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

یہ عدل باہم مخلوق کے ساتھ ہے پھر ہم اپنے محسنوں کا محسن اور مربیوں کا مربی اور رب العالمین ہے اس کے ساتھ معاملہ کرنے میں عدل کو ملحوظ رکھیں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اس کا اور مقابل تجویز نہ کریں۔

اس کے بعد دوسرا حکم احسان کا ہے۔ مخلوق کے ساتھ یہ کہ نیکی کے بدلے میں نیکی کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سلوک کریں اللہ تعالیٰ کے ساتھ احسان یہ ہے کہ عبادت کے وقت ہماری یہ حالت ہو کہ ہم گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہیں۔ اور اگر اس مقام تک نہ پہنچے تو یقین ہو کہ وہ ہم کو دیکھتا ہے۔ پھر تیسرا حکم ایتاء ذی القربیٰ کا ہے۔ جیسے ماں باپ بھائی بہن کے لئے اپنے دل میں جوش پایا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں متوالا ہو۔ کوئی غرض مد نظر نہ ہو۔ گویا محبت ذاتی کے طور پر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہو۔ پھر چوتھا حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے ہر قسم کی بے حیائیوں نافرمانیوں اور دوسرے دکھ دینے والی باتوں سے اور ان بغاوتوں سے جو اللہ جل شانہ یا حکام یا بزرگوں سے ہوں اور آخر میں یہ ہے (۔) اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ کرتا ہے۔ غرض منشاء الٰہی یہ ہے کہ تم اس کو یاد رکھو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکار عالیہ

پس یہ جو طرز عمل ہے یہ اندر کی دنیا کو تاریک سے تاریک تر بناتا چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ اس کے باوجود آپ واقعۃً باہر کی دنیا کو روشن دیکھنا چاہتے ہیں (واقعۃً ان معنوں میں کہ بڑے خلوص کے ساتھ) آپ واقعۃً بڑے گہرے جذبے کے ساتھ دنیا میں پاک تبدیلیوں کو رونما ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں حالانکہ آپ اپنے وجود کو تبدیل کرنے پر آمادہ نہیں۔ چنانچہ بہت سی ایسی مائیں ہیں جو ہر قسم کی بدیوں میں مبتلا ہیں مگر اپنی اولاد کو اچھا دیکھنا چاہتی ہیں' ان کے اندر روشنی دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہ وہ تضاد ہے جس سے وہ خود باخبر نہیں ہوتیں۔ اگر ان کی اولاد کے لئے وہ صفات حسنہ اچھی ہیں تو ان کی اپنی ذات کے لئے کیوں اچھی نہیں۔ اور جو ان کی ذات کے لئے اچھی نہیں وہ ان کی اولاد کے لئے بھی اچھی نہیں ہو سکتیں۔ ان معنوں میں کہ ان کی اولاد جانتی ہے کہ ماں کا دل کہاں ہے اور اسے دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ آپ کی تمنائیں جو رخ بھی اختیار کریں گی' اولاد بھی آپ کی تمناؤں کا یہی رخ اختیار کرے گی۔ وہ آپ کی زبان کی جو کسی اور رخ پر جاری ہے کوئی پرواہ نہیں کریگی۔

پس حضرت اقدس (بانی سلسلہ) (آپ پر سلامتی ہو) نے اس کلام میں ہمیں انسانی فطرت کے گہرے فلسفوں سے آگاہ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اے قوم تم خدا نماوجود بننا چاہتے ہو تو پہلے خود خدا کو دیکھو۔ خیالی صنم سے تعلقات نہ جوڑو۔ بلکہ ایسے صنم سے محبت کرو جو تمہیں دکھائی دینے لگے۔

فرمایا۔ ؎ دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی

اگر تم خدا کو دیکھ نہیں سکتے تو کم سے کم گفتار تو ہو۔ کچھ گفت و شنید تو ہو' کچھ محبت اور پیار کے آثار تو ظاہر ہوں۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی آج دنیا کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اور احمدی ماؤں کو احمدی باپوں سے بڑھ کر ضرورت ہے کیونکہ بچے ان کی کوکھ سے پیدا ہوتے ہیں آئندہ کی دنیا مائیں بناتی ہیں ماؤں کے دودھ میں آئندہ دنیا کے لئے یہ تقدیر لکھی جاتی ہے کہ وہ زہریلی قوم بنے گی یا زندگی بخش قوم ثابت ہوگی۔ پس آپ پر ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ وہ احمدی مائیں جو خدا ترس ہوں اور خدا رسیدہ ہوں ان کی اولاد کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ لیکن ایسے باپ میں نے دیکھے ہیں کہ جو بہت خدا ترس اور بزرگ انسان تھے مگر ان اولادیں ضائع ہو گئیں کیونکہ ماؤں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اس معاملے میں میں نے ماؤں کو ہمیشہ جیتتے دیکھا ہے۔ جو مائیں گہرے طور پر خدا سے ذاتی تعلق قائم کر چکی ہوں ان کی اولادیں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تمہارے باپوں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ فرمایا جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ پس جنت آپ کے تحت اقدام رکھی گئی ہے۔ آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آئندہ نسلوں کو آپ نے جنت عطا کرنی ہے یا جہنم میں پھینکنا ہے کیونکہ اگر جنت آپ کے پاؤں کے نیچے ہو اور پھر آپ کی نسلیں جہنمی بن جائیں تو اس کی دوہری ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

پس جب یہ کہا گیا کہ جنت ماؤں کے پاؤں کے نیچے ہے تو مراد یہ نہیں تھی کہ ہر ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہی جنت ہے۔ مراد یہ کہ اگر جنت مل سکتی ہے اگلی نسلوں کو تو ایسی ماؤں سے مل سکتی ہے جو خود جنت نشان بن چکی ہوں خود جنت ان کے آثار میں ظاہر ہو چکی ہو۔ ایسی ماؤں کی اولاد لازماً جنتی بنتی ہے۔ پس میں نے مردوں کو اس مضمون پر مخاطب کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کیا کہ آج خواتین کو اس موضوع پر مخاطب کروں (۔) میں نے اس راز کو (۔) پایا کہ حقیقتاً آئندہ قوموں کی تقدیر کا فیصلہ کرنا عورتوں کا کام ہے۔ اور یہ فیصلہ انہیں آج کرنا پڑے گا ورنہ مستقبل لازماً تاریک رہے گا۔ آج احمدی خواتین کو اپنے سینوں کو محبت سے روشن کرنا ہوگا ورنہ ان کے سینے وہ نور ان کے بچوں کو نہیں پلائیں گے جو ماؤں کے دودھ کے ساتھ پلایا جاتا ہے اور ہمیشہ جزو بدن اور جزو روح بن جایا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) نے فرمایا۔ خدا کی محبت ایک فرضی چیز نہیں ہے۔ اس کے آثار ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں تو آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ جب بارش آنے لگے اس وقت بھی آثار ظاہر ہوا کرتے ہیں' اچانک نہیں آجایا کرتی۔ جب موسم تبدیل ہوتے ہیں تو اس وقت بھی آثار ظاہر ہوا کرتے ہیں' وقت سے پہلے آپ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے۔

پس وہ مائیں جو خدا کی سمت میں حرکت کر رہی ہوں ان کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں جب میں نے اس مضمون پر غور کیا تو میرے بہت سے مسائل حل ہو گئے۔ میں آپ کو یہ تاکید کرتا ہوں کہ آپ اپنا خیال رکھیں کہ مغربی تہذیب میں یا دوسری تہذیبوں کی رو میں نہ بہہ جائیں۔ یہ کریں اور وہ کریں اور ایسی پابندیاں اختیار کریں' یہ ساری نصیحتیں ہیں کبھی اثر کر جاتی ہیں کبھی لوگ ان سے اور زیادہ بدک جاتے ہیں اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن ایک نصیحت ایسی ہے جو حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) نے نظم میں بیان فرمائی اور حقیقت میں اسی پر بار بار مختلف رنگ میں زور دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ خدا تعالیٰ کی محبت میں مبتلا ہو جائیں تو سارے معاملے حل ہو جاتے ہیں۔ پھر کسی اور نصیحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ پھر خدا خود آپ کو سنبھال لے گا وہ خود آپ کے کام بنائے گا کہ کون سی راہ اس طرف جاتی ہے اور کون سی راہ اس سمت سے مخالف چلتی ہے۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ انسان اپنے محبوب کی راہ چھوڑ کر اس کے مخالف سمت چلنے والی راہوں پر قدم مارے پھر تو قربانیوں کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے' پاکیزہ زندگی کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے۔ معاشرہ کے اختلاف کے سب مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں۔ سارے مسائل کا ایک حل ہے اور وہ حل یہی ہے کہ خدا کی محبت میں مبتلا ہو جائیں اس کے نتیجہ میں جو نسلیں پیدا ہوں گی وہ یقیناً خدا والی نسلیں بنیں گی لیکن اس کے آثار ظاہر ہونے چاہئیں اور وہ آثار دو طرح سے ظاہر ہوتے ہیں اول یہ کہ جو انسان خدا کی سمت میں حرکت کرتا ہے اس کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں' وہ غیر کی بجائے اپنی ذات کا شعور حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے اس کو پھر اس سے کوئی غرض نہیں رہتی کہ میرے ہمسایہ کے گھر خدا ہے یا نہیں۔ اس کو یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ میرا گھر اتنا صاف ہے یا نہیں کہ اس میں خدا اتر آئے۔ جب آپ کے گھر کوئی معزز مہمان آنے لگتا ہے تو کبھی یہ تو نہیں ہوا کہ آپ گھر چھوڑ کر دوسرے گھروں میں بھاگ جائیں کہ تم صفائیاں شروع کر دو۔ مہمان آپ کے گھر آنا ہے کوئی اور اپنے ہاں کیوں صفائیاں کرے گا۔ جب آپ غیروں کو نصیحت کرتی ہیں تو آپ عملاً یہی بات کر رہی ہوتی ہیں۔ آپ یہ تمنا کرتی ہیں کہ خدا آپ کے گھر اترے اور صفائیاں غیروں کے گھروں کی کروائی جا رہی ہیں یہ سوچ ہی نہیں رہیں کہ مہمان تو آپ کا آنے والا ہے۔ پس جب آپ کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ کون مہمان آپ کے دل میں اترنے والا ہے تو اس شعور کے ساتھ ہی آپ کو اتنی برائیاں وہاں دکھائی دینے لگیں گی کہ جتنے داغ صاف کریں گی کوئی نہ کوئی نیا داغ ظاہر ہو جائے گا۔ اور انسان جس کو یہ تجربہ ہو اس کو یہ علم ہے کہ جتنی آپ گھر کی صفائی کریں کوئی نہ کوئی ایسا کونہ کھدرا دکھائی دیتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی صفائی کامل نہیں ہوئی۔ اور جب اس کو صاف کر دیتی ہیں تو بعض دوسری جگہیں جو پہلے صاف دکھائی دیتی تھیں اس کے مقابل پر داغدار دکھائی دینے لگتی ہیں اور یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی محبت کا سفر ایک ایسا سفر ہے جو آپ کو اپنے سوا کسی اور کی ہوش نہیں رہنے دے گا۔ سوائے اس کے کہ آپ کی ذات میں وہ جلوہ ایسا چمکے کہ دنیا اس جلوہ سے خیرہ ہو جائے۔ دنیا اس کی روشنی کو محسوس کرنے لگے (۔)

بعینہٖ اسی طرح انسان کی کیفیت ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی ذات کو اپنے اندر ثبت کرتا ہے اور اس طرح ثبت کرتا ہے کہ وہ گہرے نقوش چھوڑ جائے اس وقت وہ مہر میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ گویا اس پہلو سے خدا سے تعلق کے دو پہلو ہیں۔ ایک قدم ہے خدا کی صفات حسنہ سے پیار اور محبت کے ذریعہ ایسا تعلق جوڑنا کہ وہ صفات بالآخر آپ کے وجود میں ظاہر ہو جائیں۔ دوسرا قدم یہ ہے کہ اس کے نقوش کو اتنا گہرا کر دینا کہ پھر وہ دوسروں کے وجود میں ظاہر ہونے کی صلاحیت رکھے۔ چنانچہ مہر کو کھرچ کر بنایا جاتا ہے ورنہ مہر کے لفظ اگر عام سطح پر لکھے گئے ہوں جس طرح کہ عام تحریریں لکھی جاتی ہیں تو مہر نہیں بن سکتی حالانکہ تحریر صاف پڑھی جاتی ہے۔ مہر بنانے کا فلسفہ یہ ہے کہ وہ الفاظ ایسے طور پر کندہ ہو جائیں' انمٹ ہو جائیں وجود کا ایک ایسا حصہ بن جائیں کہ پھر وہ دوسروں تک اس اثر کو پہنچانے کی صلاحیت اختیار کر جائیں۔

پس خدا نما بننے کے لئے صرف خدا سے تعلق کافی نہیں بلکہ خدا سے ایک ایسا گہرا تعلق ضروری ہے جس کے نتیجہ میں خدا کی صفات کے نقوش غیروں تک منتقل ہونے کی صلاحیت حاصل کر لیں۔ یہی وہ طریق ہے جس کے ذریعہ بنی نوع انسان کو (واحد) بنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ صرف ایک خدا کی ذات ہے جس کے حوالے سے انسان ایک ہاتھ پر اکٹھا ہو سکتا ہے اور اس کے سوا اور کوئی حوالہ نہیں ہے جس سے آپ منتشر بنی نوع انسان کو ایک ذات میں اکٹھا کر سکیں۔ اور اس کا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ یہی طریق ہے اس کے سوا اور کوئی طریق نہیں ہے۔ باقی فرضی باتیں ہیں' قصے ہیں۔ اپنی ذات میں خدا کو اتاریں اور یہ کام آپ کے بس میں نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ آپ محبت سے خود کو متصف کریں۔ محبت ایک عجیب طاقت ہے۔ اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے محبت کی تعریف میں ایسا کلام پیش فرمایا ہے جو مجھے دنیا کے لٹریچر میں اور کہیں دکھائی نہیں دیا فرماتے ہیں۔

؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا سلطان محمود انور- ناظر اصلاح وارشاد

مالی قربانی اور بوجھ

سچے مذہب کے طفیل انسان کو اپنے خالق و مالک خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق نصیب ہوتا ہے۔ کہ جس تعلق کی مثال انسانی رشتوں میں نہیں ملتی۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں جو چیزیں انسان کے لئے سد راہ ہوں۔ ان کی قربانی انسان بلا دریغ پیش کرتا رہے تو خدا تعالیٰ سے تعلق قائم دائم رہ سکتا ہے۔ خدا کی راہ میں انسان کے لئے بطور فتنہ یا امتحان جو چیزیں بالعموم روک ثابت ہوتی رہی ہیں۔ ان میں جان' مال' وقت اور عزت کی نمایاں اہمیت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مذاہب کی تاریخ میں کبھی ان میں سے کوئی ایک چیز زیادہ اہمیت پکڑ کر روک بن گئی اور کبھی کوئی دوسری فوقیت پا گئی۔ اور اسی اہمیت کے پیش نظر اس کی قربانی پیش کرنا انسان کے لئے لازمی قرار دیا گیا اور ایک زمانہ ایسا بھی آیا۔ کہ ان ساری چیزوں کی اجتماعی قربانی بھی پیش کی گئی۔ اور اس اجتماعی قربانی کے دور کو ہمیشہ کے لئے نمونہ قرار دیا گیا۔

آج کے دور میں جان' مال' عزت اور وقت میں سے سب سے زیادہ اہمیت "مال" کو حاصل ہو چکی ہے۔ اسی لئے اس دور کے مال کو بطور فتنہ پیش خبریوں میں بتایا گیا تھا۔ اور اس فتنہ سے پوری طرح متنبہ بھی کیا گیا تھا۔ مال کی خاطر اپنی جان وقت عزت سبھی کچھ انسان بے دریغ قربان کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ آج وہ خوش نصیب جماعت ہے۔ جس کو اگرچہ چاروں اشیاء (جان مال عزت وقت) کی قربانی کی سعادت میسر ہے۔ لیکن سب سے زیادہ مال کی قربانی کی توفیق اسے مل رہی ہے اور دنیا بھر کے ۱۳۵ ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی مال کی قربانی میں بڑی روشن مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ اور اس عالمگیر سطح کی قربانی کا خوش آئند پہلو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں احمدی کی مالی قربانی قبولیت کا شرف پا رہی ہے۔ اس قبولیت کے دو ثبوت نمایاں ہیں۔ اول یہ کہ احمدی کی مالی قربانی کے عظیم نتائج سامنے آتے رہتے ہیں۔ اگر قربانی خدا کے ہاں مقبول نہ ہو تو اس کے متوقع اور مطلوبہ نتائج خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو نصیب نہیں ہوا کرتے۔ اور دوسرا ثبوت اس مالی قربانی کی قبولیت کا یہ ہے۔ کہ اس قربانی کے نتیجہ میں مزید قربانی کی توفیق احمدی کو نصیب ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے ہاں قربانی مقبول نہ ہو۔ تو اس قربانی میں تسلسل ہرگز قائم نہیں رہ سکتا کسی وقتی جوش جذبے کے تحت ایک دینی اعتبار سے گیا گزرا شخص بھی تھوڑا بہت مال صدقہ خیرات کر ہی دیتا ہے۔

لیکن آئندہ کی محرومی اس کی قربانی کا پول کھول دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کا دور ایک صدی سے تجاوز کر چکا ہے۔ اور اس کے حیران کن نتائج عالمگیر سطح پر روشن ستاروں کی طرح چمک دمک رہے ہیں۔ لیکن یہ امر ہرگز نہیں بھولنا چاہیے کہ عالمگیر نتائج اپنے ساتھ نت نئے تقاضے بھی ساتھ لیکر آتے ہیں۔ اور مزید قربانی کا پیغام دے رہے ہوتے ہیں۔ اور اگر ایک احمدی کی سوچ سے اس کا تجزیہ کیا جائے۔ تو مزید مطالبات دراصل مزید انعامات خداوندی کی بشارت ساتھ لاتے ہیں۔ اور کون ایسا شخص ہو سکتا ہے جو اپنے خدا سے مزید کا طالب نہ ہو۔ پس درحقیقت ایک احمدی جب مالی قربانی پیش کرتا ہے۔ تو وہ بظاہر اپنے ہاتھ سے کچھ دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ اس سے کہیں زیادہ اپنے خدا سے وصول کر رہا ہوتا ہے۔ اور ایک احمدی اور اس کے مہربان پروردگار خدا کے درمیان یہ "دینا لینا" ہی دونوں جہانوں کی برکات کا ضامن ہے۔

آج جب کہ جماعت احمدیہ دنیا کے ۱۳۵ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ اور دنیا کے تمام ممالک میں جماعت کا نام اور شہرت رسائی پا چکے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں طرح طرح کے نئے میدان جماعت کی قربانی کے سامنے آ رہے ہیں۔ اس لئے اب کوئی بعید بات نہیں۔ کہ ہر نیا چڑھنے والا سورج ہمارے لئے نئی اور مزید قربانی کا پیغام لیکر آئے۔ اور سچی اور مقبول قربانی کے عمل کی انتہا کوئی نہیں۔ اس لئے آج ہر احمدی کے لئے یہ معاملہ بہت سنجیدہ توجہ کا محتاج ہے۔ اور اسے بطور "ماٹو" اپنانے کی ضرورت ہے۔ کہ قربانی وہی مقبول ہو سکتی ہے۔ جو مسلسل ہو۔ اور جذبہ قربانی ٹھنڈا نہ پڑے بلکہ مزید مطالبہ اور مزید میدان قربانی کا منتظر رہے۔ اور سوچ یہ ہو جانی چاہیے کہ قربانی کا کوئی میدان ایسا نہ رہے جس میں شمولیت کی سعادت نہ حاصل کی گئی ہو۔ آج کی دنیا چونکہ مال کے فتنہ میں بری طرح پھنس چکی ہے۔ اس لئے فتنہ سے محفوظ رہنے کی ایک ہی صورت ممکن ہے۔ اور وہ یہ کہ دل ہر وقت کسی نہ کسی میدان قربانی کا متلاشی رہے۔ اور مال کی قربانی کا عمل مسلسل جاری رہے۔ اس مسلسل عمل قربانی کو اپنانے کے لئے کارگر نسخہ یہ ہے۔ کہ انسان یہ نہ سوچے کہ وہ کس قدر قربانی دے چکا۔ اور کن کن تحریکات یا مطالبات کو پورا کر چکا۔ بلکہ ہر وقت یہ سوچ غالب رہے۔ کہ کونسی تحریک ایسی ہے۔ جس میں مالی قربانی پیش کرنے کی تا حال سعادت نہیں پائی۔ اور کون سے تحریک نئی آنے والی ہے۔ جس کے لئے انشراح صدر کے ساتھ تیار اور آمادہ قربانی رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر انسان ماضی کا حساب کرتا رہے۔ تو بعض اوقات تھک ہار کر رہ جاتا ہے۔ کہ اتنی اور اتنی قربانی دے چکا ہوں۔ اگر یہ درست ہے کہ جماعت احمدیہ کی قربانیوں اور خدمات کے دائرہ میں مشرق و مغرب اور شمال جنوب کے سبھی ممالک اور جملہ اقوام شامل ہیں۔ تو ماضی کی قربانی پر مطمئن ہو بیٹھنے کی ہرگز گنجائش نہیں نکلتی۔ اور تھکنے کی سوچ کو ہرگز سر نہیں اٹھانے دینا چاہیے۔ جماعت ایک وقت محض لازمی چندوں میں سرخرو ہونے پر مطمئن ہو جاتی تھی۔ اور پھر تحریک جدید' وقف جدید کے چندے لازمی ٹھہرے۔ پھر بیوت الذکر ساری دنیا میں تعمیر ہونے لگیں۔ تراجم کا عظیم محاذ کھل گیا۔ اب کئی ممالک میں انسانیت کی زبوں حالی پر قربانی لازمی ہو گئی اور اب ہمارے پیارے آقا نے خدا تعالیٰ کی عطا کردہ اس لگن کے تحت جو آپ کے دل میں روئے زمین پہ بسنے والے ہر انسان کی بہبودی اور بھلائی کے متعلق ہے۔ بعض اہم اقدامات کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے ایک ایک فرد کے جذبات کو دعوت عمل دی ہے۔ اس لئے اب ہر احمدی کو اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔ اور اپنے ذاتی مقاصد اور مفادات کی قربانی دینی چاہیے۔ اگر اپنے مفادات کے بوجھ سر پہ اٹھائے کوئی چلنا چاہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ قربانی کا قدم کمزور پڑ جائے گا۔ اس لئے اس راہ میں نہ ذاتی ذمہ داریاں اور بوجھ روک بننے دیں اور نہ قربانی کے عمل کو بوجھ تصور کریں۔ یہاں بعض خال خال عہدیداران کی سوچ کا تذکرہ ضروری ہے۔ جو بعض اوقات مالی قربانی کے تسلسل کو "بوجھ" کے لفظ سے تعبیر کرتے اور اپنے احباب کی "ہمدردی" میں قربانی کی تحریک کو ٹالتے یا تاخیر کی نذر کرتے ہیں۔ یہ سوچ ایسے عہدیداران کی، نتیجہ کے اعتبار سے احباب کے لئے مفید نہیں بلکہ سخت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ جس خدا نے جماعت کو قربانیوں کے میدان میں کھڑا کیا ہے۔ وہ جماعت کی اہلیت اور استطاعت کی بابت کسی بھی عہدیدار کی نسبت زیادہ علم رکھتا ہے۔ اور زیادہ خیر خواہ اور ہمدرد بھی ہے۔ اور خدا سے بڑھکر اگر کوئی عہدیدار اپنے مقامی احباب جماعت کی خیر خواہی کا سوچتا ہے۔ تو یہ اس کی بھول اور نادانی کی علامت ہے۔ نہ ہی ایسا عہدیدار کسی لحاظ سے بھی امام جماعت سے زیادہ خیر خواہ ہو سکتا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ اور اس کی راہنمائی میں ہمارے پیارے آقا ہمیں قربانی کے لئے بلاتے ہیں۔ تو کسی عہدیدار کا بوجھ کے بہانے احباب کی قربانی کی راہیں روکنا ہرگز جائز نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ جہاں بوجھ کا تصور آیا اسی مرحلے پہ قربانی کی روح کمزور پڑ جائیگی۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت بانی سلسلہ کا ایک نہایت قیمتی اور ایمان افروز ارشاد جملہ احباب و عہدیداران جماعت ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ شخص بڑا نادان ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمان و زمین کے خزانے ہیں۔ منافق ان کو سمجھ نہیں سکتے۔ لیکن صاحب ایمان اس پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے۔ وہ دست بردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے"۔

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

پس قربانی کی راہ میں بوجھ کا لفظ کبھی کسی احمدی کی زبان پر نہیں آنا چاہیے۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں کہ ہماری حقیر قربانیوں کو وہ قبول فرماتا اور ہمیں قربانی کی سعادت بخشتا ہے۔ دنیا میں مال دار اور غیر محدود وسائل پہ قابض اور خزانوں کے مالک افراد لاتعداد ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کو ایک احمدی کا غریبانہ مال اگر محبوب ہے۔ تو یہ احمدی کی سعادت اور خوش قسمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ اور دونوں جہانوں میں اپنے ہاں شرف قبولیت بخشے۔ اے اللہ تعالیٰ تو ایسا ہی کر۔

بقیہ : ص ۵

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص پورے شہر کو ویران کر گیا

آخر میں تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری امی جان اور ہم بہن بھائیوں کو یہ صدمہ عظیم صبر' ہمت اور حوصلہ سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے ابا جان کے چلے جانے کے بعد جو ذمہ داریاں میری امی جان اور بھائیوں کے کندھوں پر آ پڑی ہیں ان کو احسن طریقے سے ادا کرنے کی توفیق دے خدا تعالیٰ پیارے ابا جان کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی طاقت عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پروازی۔ سویڈن

حضرت مولانا غلام باری صاحب سیف

مولانا غلام باری سیف بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی!

یہ شعر تو رسمی طور پر آب بقائے دوام کا ذکر کرتا ہے مگر فی الحقیقت عمر بھر وقف کا عہد نباہنے والے تو پہلے ہی بقائے دوام حاصل کر چکے ہوتے ہیں ان کے لئے مزید کسی بقائے دوام کی دعا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مولانا غلام باری سیف بھی انہی واقفین زندگی میں سے تھے جن کی زندگی خدمت میں بسر ہوتی ہے اور ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد کے مصداق وہ مخدوم خلق بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

مولانا صاحب سے میرا پہلا تعارف ۵۰-۱۹۴۹ء میں ہوا جب ہم لوگ چنگا بنگیال سے واپس آکر ربوہ میں آباد ہوئے۔ کچے مکانوں کی آبادی تھی ہمارے محلہ کو الف کہا جاتا تھا۔ ریلوے لائن کے ایک طرف یہ محلہ تھا دوسری طرف دوسرا محلہ تھا اس کے سوا چٹیل میدان! ہمارے الف محلہ کی الیست میں مولوی قمرالدین صاحب فاضل امام تھے۔ صبح کی عبادت کے بعد سیف صاحب حدیث کا درس دیا کرتے تھے ان کے درس میں چھوٹے بڑے سب بڑے شوق سے شریک ہوتے تھے۔ سیف صاحب کسی ایک حدیث کا درس دیتے اور خطابت کے خوب جوہر دکھاتے ان کی ترکی ٹوپی کا پھندنا۔ مجھے اب تک یاد ہے۔ یہ درس برسوں جاری رہا میرا مطلب ہے ہماری طالب علمی کے زمانہ سے شروع ہوا تو ۵۳ء/ ۵۲ء تک جاری رہا اور ہم استفادہ کرتے رہے۔ کئی بار ہم نے ان کے درس کے دوران بزرگان کو آبدیدہ ہوتے بھی دیکھا۔

پھر میں کالج میں داخل ہوا ربوہ کے رنگ ڈھنگ بھی بدل گئے۔ ہم لوگ محلہ دارالرحمت وسطی میں اور مولانا سیف صاحب فیکٹری ایریا میں اپنے اپنے مکانوں میں آباد ہو گئے۔ ان کے درس کی باتیں خواب و خیال لگنے لگیں۔ مگر کبھی کبھار جلسوں میں ان کی تقریریں سننے کا موقعہ ملتا رہا۔ وہی خطابت وہی ترکی ٹوپی وہی سیدے ہاتھ کے اشارے اور سیف صاحب کی خاص ادائیگی۔ ان کی زبان ادبی نہیں ہوتی تھی مگر اپنے اندر لوچ رکھتی تھی۔ تقریر کے دوران میں نے انہیں اٹکتے بھی نہیں دیکھا۔ سنا ہے مناظرے بھی کرتے رہے ہیں مگر ہم نے ان میں مناظروں والی طراری اور شوخ کلامی نہیں دیکھی۔

جامعہ احمدیہ میں استاذ تھے۔ میں نے پہلے پہل انہیں اپنے تعارف کے طور پر استاذ الجامعہ کہتے سنا ورنہ دوسرے اساتذہ کے لئے پروفیسر جامعہ احمدیہ کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔ مولانا صاحب مرنجاں مرنج آدمی تھے۔ کالج کی تقریبات میں تشریف لاتے۔ اکثر اردو مباحثوں میں منصف کے طور پر انہیں تکلیف دی جاتی تو زحمت کرتے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ آپ نے کبھی نہ نکر کی ہو۔ یا مصروفیت کا بہانہ کر کے معذرت چاہی ہو۔ بزم اردو کے مشاعروں میں بھی تشریف لاتے تھے۔ شعر و سخن کا ذوق رکھتے تھے مگر شعر گوئی نہیں کرتے تھے۔ اس ذوق سخن کی وجہ سے میرے ساتھ باوجود عمروں کے تفاوت کے بے تکلفی کا سلوک فرماتے تھے کچھ اس وجہ سے بھی کہ ان کے صاحبزادے عزیزی ڈاکٹر عبدالخالق میرے شاگرد ہیں' میرے ساتھ ان کا سلوک مشفقانہ ہوتا تھا اور اس شفقت سے فائدہ اٹھا کر ہم لوگ کبھی کبھی شوخ چشمی کر لیتے تھے مگر مولانا نے کبھی برا نہیں مانا۔

ایک بار میں اور مولانا نسیم سیفی کالج کے مشاعرہ سے فارغ ہو کر پیدل واپس آ رہے تھے پیچھے پیچھے مولانا سیف صاحب سائیکل پر تشریف لا رہے تھے تفنن کے طور پر فرمانے لگے "شاعروں! ذرا سنبھل کے۔ میں تمہارے پیچھے پیچھے آ رہا ہوں! میں نے برجستہ عرض کیا "ضرور آیئے مگر سوچ لیجئے کہ شاعروں کے پیچھے چلنے والے ہوتے کون ہیں!۔ مولانا صاحب نے یہ بات سنی! ہنسے اور جلدی سے رستہ بدل لیا!

سیف صاحب میں تصنع' یا بناوٹ' بالکل نہیں تھی سیدھے' صاف ستھرے آدمی تھے۔ صبح کی سیر کے دوران کبھی کبھی ان سے سامنا ہو جاتا میں دیکھتا کہ ہاتھ میں چھڑی ضرور رکھتے تھے۔ سیر کے دوران بھی ان کے ارشادات دور دور تک سنائی دیتے تھے۔ دوستوں کی معیت میں سیر کرتے تھے۔ میں عادتاً تنہا رو ہوں۔ اکیلے سیر کرتا ہوں اس لئے ان کی سیر قدمی کا شرف مجھے حاصل نہ ہو سکا! مگر ان کے سیر کے ساتھی ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ مولانا صاحب سیر کے دوران بھی لطیف نکات بیان کرتے ہیں! شکار کا بھی شوق رکھتے تھے اس لئے ابا جی (مولانا احمد خان نسیم) کے ہمراہ کبھی کبھی شکار کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ میں اس باب میں کورے کا کورا ہوں۔

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی!

دوسروں کا تو میں کہہ نہیں سکتا برادرم مبشر احمد راجیکی کے ساتھ بڑی بے تکلفی تھی۔ دونوں بزرگ کسی محفل میں اکٹھے ہو جاتے۔ تو خوب رونق رہتی۔ علمی نوک جھونک چلتی رہتی۔ اب دونوں اس دنیا میں نہیں ہیں اللہ تعالیٰ جنت میں انہیں یکجا کرے۔ وہاں خوب نوک جھونک رہتی ہوگی۔ سیف بے نیام میں اور سیف در نیام میں!۔

صغریٰ اشرف

محترم محمد خان صاحب اشرف

یہ دنیا ایک سرائے ہے یہاں لوگ آتے ہیں کچھ دیر قیام کرتے ہیں پھر اپنی اصلی منزل کی طرف گامزن ہو جاتے ہیں لیکن بعض جانے والے پیارے وجود اپنی یادیں چھوڑ جاتے ہیں ان کربناک یادوں میں وہ چند لمحات بھی ہیں جو اچانک ہمارے ہاتھوں سے پھسل گئے ہیں۔

ہمارے پیارے ابا جان مولوی محمد خان اشرف صاحب مصطفیٰ ٹاؤن بھلوال ضلع سرگودھا میں بعمر ۵۵ سال یکم مئی ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ صبح ۶ بجے ہارٹ اٹیک ہونے سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں پیارے ابا جان ضلع گجرات کے ایک گاؤں مدانہ (پریانہ) میں پیدا ہوئے چھوٹی عمر میں ہی والدین جیسی شفیق ہستی سے محروم ہو گئے آپ کی پرورش آپ کے محترم چچا جان سعی محمد صاحب اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے جن کو حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا نے کی انہوں نے آپ کو حقیقی اولاد سے بڑھ کر پیار دیا چند سالوں کے بعد وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے آپ کا بچپن آپ کے لئے انتہائی مشکلات کا دور تھا۔

ہمارے گاؤں میں صرف دو گھر ایسے تھے جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے تھا محترم ابا جان کچھ عرصہ سنی مذہب کے امام الصلوۃ رہے پھر آہستہ آہستہ احمدی احباب کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروع کیا اور احمدیت میں دلچسپی لینا شروع کر دی جب لوگوں کو علم ہوا کہ میاں جی احمدی لوگوں کے ساتھ دلچسپی لے رہے ہیں تو انہوں نے آپ کو سمجھایا اور احمدیت کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا مگر مخالفتوں کے باوجود آپ کے پایہ استقامت میں لغزش نہ آئی احمدیت کے ساتھ وابستگی میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا دعا بھی جاری رکھی۔ آپ نے ۱۹۷۰ میں بیعت کر لی بیعت کرنے کے بعد تمام خاندان نے یہاں تک کہ ہماری امی جان نے بھی ان کا بائیکاٹ کر دیا مگر آپ نے کسی کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا پیارے ابو جان تو احمدیت کے شیدائی تھے۔

پیارے ابا جان نے باقاعدہ کسی تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل نہیں کی تھی مگر دینی اور دنیاوی علوم پر عبور حاصل تھا ہم سب بہن بھائی خدا تعالیٰ کے فضل سے سالانہ امتحانوں میں کوئی نہ کوئی پوزیشن ضرور لیتے ہم بتاتے تو بہت خوش ہوتے اور کہتے کہ یہ تمہاری کوئی خوبی نہیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا فضل اور احمدیت کی برکت ہے۔

امام جماعت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا گھر میں جب حضور کی کیسٹ لگاتے سنتے ہی جاتے اور آنکھوں سے اشکوں کا بھی سیل رواں ہوتا بیت الذکر میں بھی حضور کا خطبہ شروع ہوتا اور آپ کا دل پگھل کر بہنا شروع ہو جاتا۔ آپ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے جب بھی جماعت کی طرف سے مالی قربانی کی تحریک ہوتی آپ اپنا وعدہ لکھواتے اور اپنے بچوں سے بھی کہتے کہ آپ بھی حسب توفیق حصہ لیں حضور اقدس کی خدمت میں باقاعدہ دعائیہ خطوط لکھتے جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا فوراً خط لکھتے سالانہ امتحانوں میں ہم سے ضرور پوچھتے کہ آپ لوگوں نے دعا کے لئے حضور کو لکھا ہے یا نہیں اگر نہیں لکھا تو جلدی لکھو۔

پیارے ابا جان اپنی جماعت احمدیہ بھلوال کی ایک معروف شخصیت تھے احمدی اور غیر احمدی آپ کے ساتھ محبت رکھتے اور آپ کو عزت کی نگاہوں سے دیکھتے۔ پیارے ابا جان انتہائی ملنسار اور مہمان نواز تھے اکثر مرکز سے آنے والے مہمانوں اور مقامی مربیان کرام کی مہمان نوازی کرنے سے بڑے خوش ہوتے اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتے جب تک انتظامات کا جائزہ خود آکر نہ لیتے انہیں تسلی نہیں ہوتی تھی۔

جس دن صبح ۶ بجے وفات ہوئی ہے بیت الذکر میں جانے کے لئے تیار ہوئے ہیں تو مجھے اور چھوٹے بیٹے سلیم احمد کو بھی جگایا ہے کہ اب نماز کا وقت ہو گیا ہے آہ ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے ابا جان آج ہم کو آخری بار جگانے آئے ہیں آئندہ جگانے سے پہلے آپ نے اس دیس چلے جانا ہے جہاں جانے والے کبھی واپس نہیں آتے۔

وفات کے وقت چہرے پر ایک عجیب طرح کا نور پھیلا ہوا تھا ایک نہ ایک دن تو خدا کے پاس ہر ایک انسان نے جانا ہے اپنی اولاد کے لئے قربانیاں دینے والے عظیم باپ نے اولاد سے ذرا بھی خدمت نہ کروائی۔

باقی ص ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل: تعلیمی' معاشرتی' معاشی' اقتصادی' وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

Medicine prices

GENUINE concerns have been voiced through your esteemed column by many representing so many about the exorbitant price increases of the commonly used medicines in the recent weeks, seemingly in collusion with the Ministry of Health

It is most astonishing that the M.O.H. over-looked the necessity to introduce some system of check and balance to obviate the inevitable price hike resulting from their sudden amulment of the Price Committee Regulation.

It is an undeniable fact that the prices of some medicines have gone up steeply in Pakistan while the same medicines produced by the same companies are sold in India at much less the price.

While I share the concerns of others and express my disappointment as an affected citizen on the general apathy and inaction of the authorities. I suggest the following remedial measures (to alleviate the sufferings of the teeming millions) based on the principles of fairness and justice.

Allow liberal import of medicines from cheaper sources (India in particular) as check against price spiral. This method has already been successfully applied in the case of sugar and cement.

Establish discount pharmacies manned by qualified pharmacists in every town and Tehsil (preferably in the vicinity of civil/private hospitals) on the pattern of Utility Stores and ensure availability of all drugs and medicines at cut price.

Encourage new entrepreneurs to establish pharmaceutical units for production and sale of medicines exclusively under generic names at 25 to 50 less than the prices of the corresponding branded products. In compensation, allow loan facilities at low rate of interest, provide utilities at discount rates, grant free registrations and spare them from unnecessary bureaucratic/administrative hassle

In the meanwhile, ask all multi nationals engaged in the money spinning business of non-essential drugs to produce and supply same drugs under generic names at 25 to 30% less than the prices of their corresponding branded products in the same quantity within the same time frame.

In my humble opinion with the implementation of the above, patients and the doctors will have the choice (hitherto denied) to buy and prescribe quality medicines as cheap as possible but as expensive as desirable; manufacturers will have the opportunity to narrow the gap between their much trumpted principles and un-charitable practices; the M.O.H. (and also PPMA) will have the wayout of their present contrite without having to apologise resulting in an equitable balance devoid of patronage.

Nonethless, I leave the field open for opinion leaders, sitting Senators and MNA's in the making to design and develop a better formula that is curative and palatable to all.

M.M. RAB
Karachi

DAWN TUESDAY, AUGUST 24, 1993

ڈان

۲۴۔ اگست ۱۹۹۳ء

گذشتہ ہفتوں میں کئی لوگوں نے جو بہت سے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں آپ کے کالموں کے ذریعے دواؤں کی قیمتوں میں بے حد اضافے کے متعلق تشویش کا اظہار کیا ہے۔ یہ وہ دوائیں ہیں جو عام طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ لگتا ہے کہ ان دواؤں کی قیمت کے اضافے میں وزارت صحت کی حمایت شامل ہے۔ یہ بات حیرت ناک ہے کہ ایم۔او۔ایچ نے اس ضرورت کو نظرانداز کردیا کہ چیک کرنے کا کوئی طریق رکھا جائے۔ تاکہ دواؤں کی قیمت کو بلاوجہ غیرضروری طور پر زیادہ نہ کر دیا جائے اور ایسا کرنے کی ایک وجہ یہ ثابت ہوئی کہ قیمتیں مقرر کرنے کی کمیٹی کو ختم کر دیا گیا۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بعض دواؤں کی قیمتیں پاکستان میں ایک سیدھی چوٹی کی طرح اوپر کو چڑھی ہیں جب کہ وہی دوائیں انہی کمپنیوں کی تیار کردہ ہندوستان میں خاصی کم قیمت پر مل جاتی ہیں۔ میں دوسرے لوگوں کی تشویش میں ان کا شریک ہوں اور مایوسی کا اظہار اس لئے کرتا ہوں کہ میں بھی ایک شہری ہوں جو اس بات سے متاثر ہوا ہوں کہ عام طور پر حکام نے اس سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کیا۔ میں درج ذیل اقدام تجویز کرتا ہوں تاکہ لاکھوں لاکھ افراد کی مشکلات کا حل نکالا جاسکے۔ اور میری یہ تجاویز انصاف اور فیرنس (fairness) پر مبنی ہیں۔ ایسے ممالک سے جہاں سے دوائیں کم قیمت پر حاصل کی جاسکتی ہیں ان ممالک میں ہندوستان کو بھی خاص طور پر شامل کیا جاسکتا ہے دوائیں منگوانے کی اجازت دی جائے تاکہ دواؤں کی بڑھتی ہوئی قیمت کو روکنے کا کوئی انتظام ہو۔ اس طریق کار کو چینی اور سیمنٹ کے سلسلے میں کامیابی کے ساتھ آزمایا جاچکا ہے۔ ڈس کاؤنٹ فارمیسیز کا قیام عمل میں لایا جائے جنہیں کوالیفائڈ فارماسسٹ چلائیں اور ایسا ہر شہر اور ہر تحصیل میں ہو خاص طور پر سول اور پرائیویٹ ہسپتالوں کے قریب اور یہ اس طریق پر کیا جائے جیسے یوٹیلیٹی سٹور چلائے جارہے ہیں۔ اور اس بات کا خیال رکھا جائے اور اسے یقینی بنایا جائے کہ وہاں تمام دوائیں کم قیمت پر مل سکیں جو فارماسیوٹیکل یونٹس قائم کرنا چاہتے ہوں تاکہ وہ دوائیں تیار کرکے جنرک ناموں کے تحت فروخت کریں اور ایسا ۲۵ سے ۵۰ فی صد تک ویسی ہی برانڈ کی دواؤں سے کم قیمت پر فروخت کیا جانا چاہئے۔ ایسے قرضوں کی سہولت مہیا کی جائے جس کی شرح سود کم ہو اور ضروری دوائیں شرح ڈس کاؤنٹ کے ساتھ مہیا کی جائیں۔ رجسٹریشن مفت ہونی چاہئے اور انہیں غیر ضروری انتظامی اور دفتری مشکلات سے آزاد رکھنا چاہئے۔ اس دوران تمام غیر ممالک کے افراد سے جو ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں روپیہ بہت ملتا ہے اور جو دوائیں نان اسنشل میں آتی ہیں انہیں کہا جائے کہ وہ ایسی ہی دوائیں جنرک ناموں کے ساتھ ۲۵ سے ۳۰ فی صد کم قیمت پر فروخت کریں میری عاجزانہ تجویز یہ ہے کہ اگر اوپر دئے گئے مشوروں پر عمل کیا جائے تو مریض اور ڈاکٹر کو یہ اختیار ہوگا (جو کہ اب انہیں نہیں ہے) کہ وہ ایسی کوالٹی دوائیں خریدیں جو کم قیمت پر ہوں یا ایسی دوائیں خریدیں جن کی قیمت بہت زیادہ دینی پڑے۔ دوائیں بنانے والوں کو اپنی دواؤں اپنے اصولوں اور اپنے طریق کار کو بدلنا پڑے گا۔ ایم۔ او۔ ایچ اور اسی طرح پی۔پی۔ایم۔اے۔ کو بھی اس جھمیلے سے باہر نکل آنے کی صورت پیدا ہوجائے گی اور انہیں کسی معذرت کی بھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ میں اس فیلڈ' اس مقام کو ان لوگوں کے لئے کھلا چھوڑتا ہوں جو دانشور ہوں جو سینیٹر ہوں یا قومی اسمبلی کے ممبر ہوں کہ وہ اس تکلیف کے دور کرنے کے لئے جو کچھ سوچ سکتے ہیں سوچیں تاکہ لوگ علاج بھی کرواسکیں اور یہ بات انہیں اچھی بھی لگے۔ یہ خط ایم ایم رب (کراچی) نے ڈان کے ۲۴/ اگست کے شمارہ میں "دواؤں کی قیمتیں" کے عنوان سے خطوط کے کالم میں شائع کروایا۔

English lessons

IN his letter, Mr Mohammad Amin (Aug 5) stressed the need of starting programmes about English language and grammar on PTV. I fully support his proposal for such a programme not only from TV but from Radio Pakistan also.

As we know, English lessons from radio will be more fruitful for learners because they can take down notes. Radio lessons can also be easily taped on audio cassettes if some one wishes to do so. PTV's imported American primary English language programme does not help us at all because of their very strong local Americanism.

I strongly urge the bosses of Radio Pakistan and PTV to start English lessons in their national hook ups.

More than a year has passed since the so called Educational Channel transmission of PTV-2 started but it has turned out to be much below the expectations. It has not given due consideration to start programmes of English grammar and language. PTV authorities should awake from their slumber and start such programmes of great mass appeal.

I would suggest to the TV and Radio Pakistan authorities to telecast and broadcast the English dramas prescribed for the Inter and Graduate classes — such as "The Prisoner of Zenda", "Old Man and the Sea", "The Count's Revenge" and "Progress", etc. It would also be beneficial to telecast selected lessons for seventh to matric classes in simple English such as, "Greedy People", "Poor Queen", "The Inheritors," "The Clever Wife", "The Wise Caliph" and "The Wise Sheikh" etc

The caretaker Information Minister, with his wide experience in Pakistan and other countries, must take initiative in this regard. He must have seen such programmes in other countries and get similar ones started here before his term expires.

These programmes would be highly appreciated by the students and English language lovers all over the country. We need more and more of such programmes to familiarise our people with this international language. If this opportunity is denied, we may not be able to keep pace with other nations in the ongoing marathon race towards the twenty-first century.

SAEED AHMED RIND
Khairpur Mirs

DAWN THURSDAY, SEPTEMBER 2, 1993

ڈان

۲۔ ستمبر ۱۹۹۳ء

سعید احمد رند (سیالکوٹ مہرز) ڈان کے ۲/ ستمبر ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں انگریزی اسباق کے متعلق خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

مسٹر محمد امین (۵/ اگست) نے پی ٹی وی پر انگریزی زبان اور گرائمر کے پروگرام شروع کرنے پر زور دیا ہے۔ میں ان کی تجویز سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں اور مزید یہ بھی کہوں گا کہ صرف ٹی۔ وی۔ سے نہیں بلکہ ریڈیو پاکستان سے بھی یہ پروگرام جاری ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں ریڈیو سے انگریزی کے اسباق سیکھنے والوں کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ نوٹس (Notes) لے سکتے ہیں ریڈیو سے ہر اسباق آسانی سے ریکارڈ بھی کئے جاسکتے ہیں یعنی آڈیو کیسٹس پر اگر کوئی چاہے کہ وہ ایسا کرے پی۔ ٹی۔ وی کی درآمد کنندہ امریکی ابتدائی انگریزی زبان کے پروگرام ہماری کسی طرح بھی مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ بہت زیادہ مقامی امریکی زبان سے تعلق رکھتے ہیں

میں ریڈیو پاکستان کی انتظامیہ کے اعلیٰ عہدہ داروں کو یہ بات زوردار الفاظ میں کہنا چاہوں گا اور اسی طرح پی ٹی وی کو بھی کہ وہ اپنی مقامی ہک اپ میں انگریزی اسباق جاری کریں ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ پی ٹی وی ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے تعلیمی چینل سے اپنا پروگرام شروع کیا تھا لیکن یہ سب کچھ ہماری امیدوں سے بہت کم ثابت ہوا ہے۔ اس میں انگریزی زبان کے پروگرام شروع کرنے کو شامل نہیں کیا گیا۔ پی۔ٹی۔وی کے حکام کو اپنی نیند سے بیدار ہو جانا چاہئے اور یہ پروگرام جو عوام الناس کے وسیع حلقے کے لئے مفید ہیں جاری کرنے چاہئیں میں ٹی۔وی۔ اور ریڈیو پاکستان کو یہ مشورہ دینا چاہوں گا کہ وہ انگریزی ڈرامے نشر کیا کریں وہ ڈرامے جو انٹر اور گریجوایٹ کلاسز کے لئے نصاب کے طور پر رکھے گئے ہیں مثلاً "دی پرزنر آف زینڈا" "اولڈ مین ان دی سی" "دی کاونٹس ریونج اور پراگرس" وغیرہ وغیرہ یہ بات بھی خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہے کہ ساتویں جماعت سے دسویں جماعت کے خاص خاص اسباق آسان انگریزی میں پیش کئے جانے چاہئیں۔ مثلاً "حریص لوگ" غریب ملکہ" "ورثاء" "ہشیار بیوی" "عقلمند خلیفہ" اور "عقل مند شیخ"

نگران وزیر اطلاعات کو چاہئے کہ وہ اپنے پاکستانی اور غیر ملکی تجربہ کی بناء پر یہاں ان پروگراموں کو جاری کردیں انہوں نے یقیناً بیرونی ممالک میں ایسے پروگرام دیکھے ہوں گے۔ جیسے انہوں نے دیکھے ہیں ویسے ہی پروگرام انہیں چاہئے کہ یہاں بھی جاری کر دیں قبل اس کے کہ ان کی وزارت کا وقت ختم ہو جائے۔ طلباء اور انگریزی زبان سے محبت کرنے والے لوگ ان پروگراموں کو ملک بھر میں پسند کریں گے انہیں اس قسم کے زیادہ سے زیادہ پروگرام سننے اور دیکھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے لوگوں کو اس عالمی زبان سے واقفیت بہم پہنچا سکیں۔ اگر ہم نے یہ موقعہ ضائع کردیا تو ہم ان لوگوں کے ساتھ شانہ بشانہ نہیں چل سکیں گے جنہوں نے اکیسویں صدی میں داخل ہونے کے لئے دوڑ لگائی ہوئی ہے۔

بقیہ : ص ۳

اے محبت تو عجیب چیز ہے تو نے حیرت انگیز نشان ظاہر کئے ہیں۔ زخم اور مرہم کو برابر کر دیا ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں اب مجھے زخم لگے تب بھی مرہم کا سا سرور ہے اور جب مرہم لگے تو اس پر بھی مرہم کا سا سرور ہے۔

("حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ" صفحہ ۲۱ تا ۲۷)

"ہر بدی خدا کی صفات سے غافل ہونے کی وجہ سے آتی ہے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

مامون احمد ابن محمد اکرم علوی دوڑ ضلع نواب شاہ

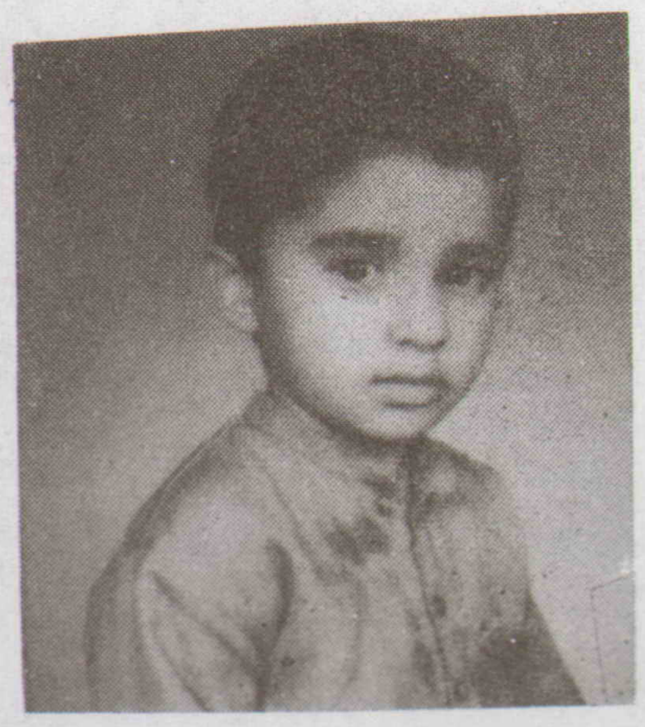

محسن علی ابن شاہد محمود سرگودھا

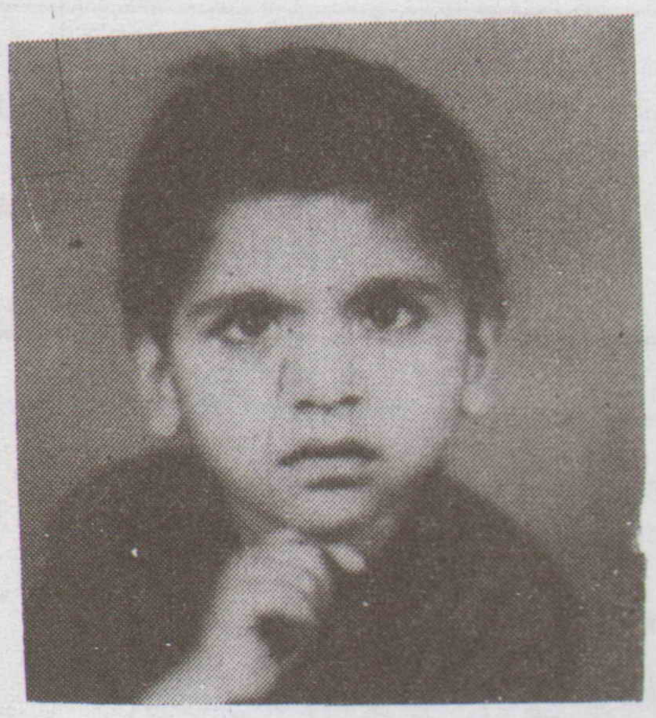

شہناز احمد طاہر ابن حفیظ احمد تنویر فیصل آباد

عمار نعیم ابن نعیم احمد باجوہ ضلع سیالکوٹ

محمد اسامہ ابن محمد اکمل ربوہ

عاطف محمود ابن محمود احمد نواب شاہ سندھ

ظفر احمد ابن ظہیر احمد بھٹی گوٹھ بشیر آباد ضلع حیدر آباد

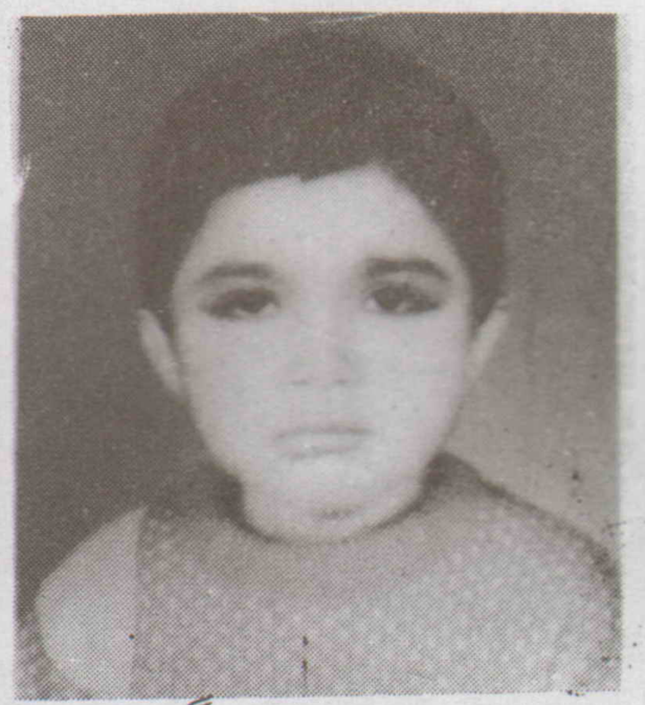

خالد اسد ابن محمد نواز گاؤں گجر فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

رفعت سلیم ولد سلیم احمد ربوہ

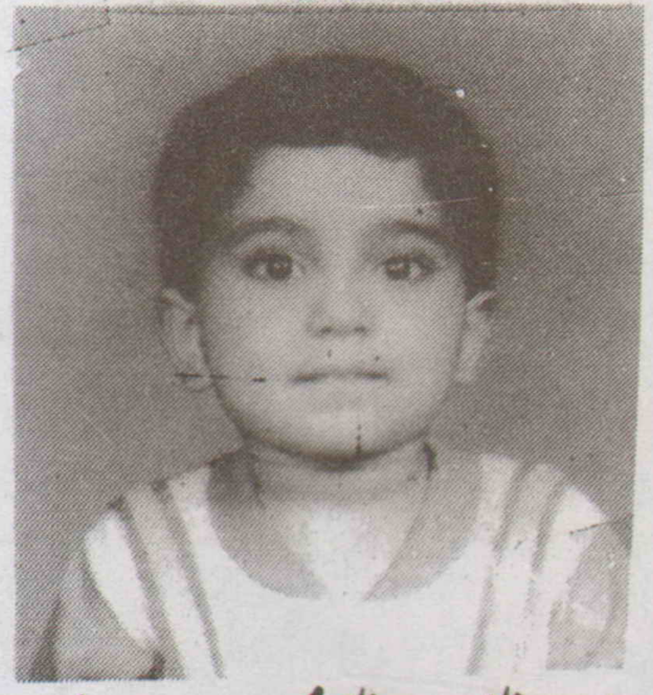

لینقہ مظفر بنت مظفر محمود مہناس مارٹن روڈ کراچی

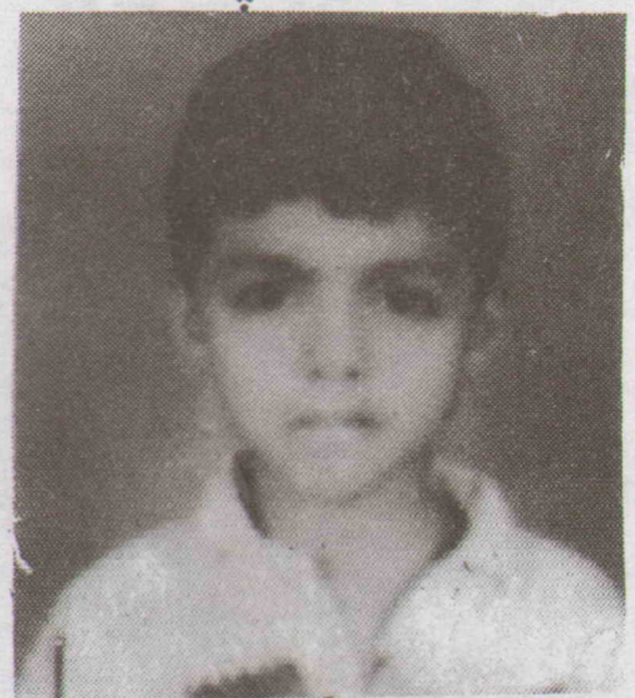

حمزہ احمد ابن ڈاکٹر ہارون شریف رندھاوا سرگودھا کینٹ

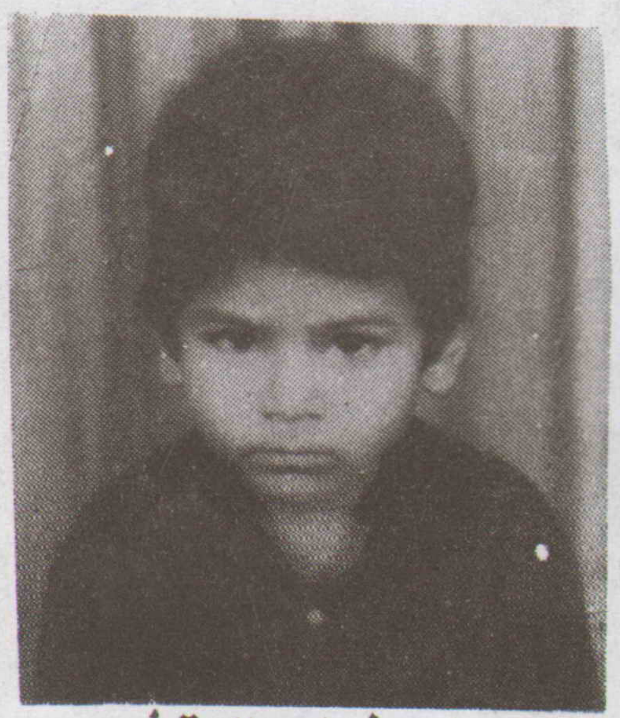

اعجاز احمد ابن نثار احمد طارق نبی سر روڈ ضلع میرپور خاص

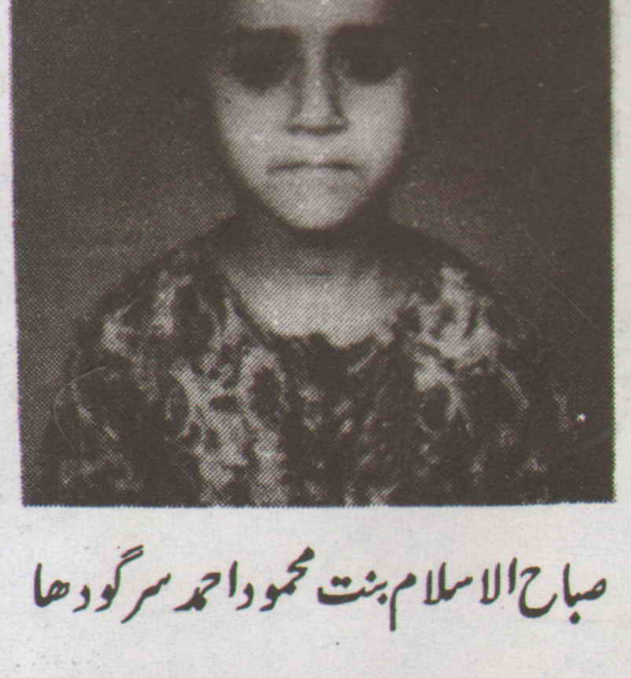

صباح الاسلام بنت محمود احمد سرگودھا

عدیلہ رفعت بنت صالح حسین راہی صادق پور ضلع میرپور خاص

افرح عمران لغاری بنت ڈاکٹر صلاح الدین عمران لغاری سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۹۔ ستمبر۔گرمی کاسلسلہ ابھی جاری ہے۔ربوہ کادرجہ حرارت ۳۴ درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ امید ہے کہ ۱۴۔ اکتوبر کو نئی منتخب حکومت اقتدار سنبھال لے گی۔انہوں نے اس تجویز کا اظہار کیاکہ نواز شریف اور بے نظیر کی مخلوط حکومت اچھی رہے گی۔انہوں نے کہاکہ میں اس سلسلے میں کچھ کرسکاتو ضرور کروں گا۔ اس طرح سے دونوں کو ہر وقت اپنی کرسی بچانے کا فکر نہیں ہو گا۔انہوں نے کہاکہ مضبوط اور پر کشش جمہوری نظام کے قیام میں کافی وقت لگے گا۔ تاہم یہ کوشش ختم نہیں ہونی چاہئے وہ کونسل آف نیوز پیپرز ایڈیٹرز سے گفتگو کر رہے تھے۔

○ کراچی میں ایم کیوایم حقیقی کی طرف سے ہڑتال کی اپیل پر کراچی اور حیدر آباد میں کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔دکانیں بند رہیں۔ ٹریفک جام رہی۔ سڑکیں ویران ہوگئیں۔ دونوں شہروں میں فائرنگ اور دھماکے ہوئے جن سے دوافراد ہلاک اور ۲۴ زخمی ہوئے۔ کئی گاڑیاں جلادیں گئیں چلتی گاڑیوں پر پتھراؤ کیاگیا۔۸۰ سے زیادہ افراد کو گرفتار کرلیا گیاحیدر آباد میں نامعلوم افراد تمام دن وقفے وقفے سے فائرنگ کرتے رہے پولیس نے مختلف علاقوں کا محاصرہ کرکے مکانوں کی تلاشی لی۔بکتربند گاڑیاں بھی گشت کرتی رہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہاہے اگر مرتضیٰ سندھ اسمبلی کی ۷ نشستوں سے انتخاب میں کھڑا رہاتو صوبے میں ہماری حکومت نہیں بن سکے گی۔میں نے بینظیر سے مرتضیٰ بھٹو کو سندھ کاوزیر اعلیٰ بنانے کا کہالیکن وہ نہیں مانی وہ قائم علی شاہ کو سندھ کاوزیر اعلیٰ بنانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہاکہ میں اب بھی یہ کوشش کررہی ہوں کہ مرتضیٰ دوسیٹوں سے زیادہ الیکشن نہ لڑے مرتضیٰ کوبھی حق ہے وہ کیوں نہ جیتے۔

○ نواز شریف اور بے نظیر کے خلاف پنجاب ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس عبدالمجید ٹوانہ نے نوٹس بھجوایا ہے جس میں کہاگیاہے کہ توہین عدالت پر آپ کے خلاف نااہلی کے ریفرنس کیوں نہ الیکشن کمیشن کو بھجوائیں۔ از خود اختیار سماعت کے دوران فاضل جج نے ریمارکس دیتے ہوئے کہاکہ "کہرام مچادوں گا۔ بھاگنے یا جھکنے کی بجائے مرجاؤں گا۔ دیکھوں گاالیکشن کیسے کراتے ہیں" انہوں نے کہاکہ نواز شریف نے انتخابی جلسوں میں عدالت کی تضحیک کی ہے انہیں نوٹس دیا جاتا ہے کہ وہ عدالت میں پیش ہو کراپنی پوزیشن کی وضاحت کریں۔ انہوں نے بے نظیر کے دو وکلاء کوبھی نوٹس جاری کیئے۔فاضل جج نے کہا کہ میں ملازمت چھوڑدوں گا۔ پٹیشنر کے طور پر سپریم کورٹ میں جاؤں گامیں اکیلا آدمی ہوں مجھے مرعوب کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔

○ مسٹرنواز شریف نے مسٹر جسٹس عبدالمجید ٹوانہ کے اس حکم کے خلاف جس میں انہوں نے وفاقی بیت المال میں مبینہ بے قاعدگیوں کے خلاف وزیر اعظم کو ریفرنس بھجوایا ہے' انٹرکورٹ اپیل دائر کردی ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہاہے کہ میں سندھ کو فتح کرنے نہیں آیا دوستی اور بھائی چارے کا پیغام لایا ہوں۔ بے نظیر نے سندھ کو ڈاکوؤں اور چوروں کے سوا کچھ نہیں دیا۔ مسلم لیگ عوام کو فوری انصاف فراہم کرنے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔

○ اسلامک فرنٹ کے قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ایوانوں میں بیٹھ کرلوٹنے والے صحراؤں اور جنگلوں کے لٹیروں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ نواز شریف' وائیں اور منظور وٹو نے بیت المال کو بھی نہ بخشا اسے بھی لوٹ کر کھا گئے۔ برسراقتدار آکران سے پائی پائی وصول کریں گے۔

○ بھارت نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کو خفیہ مذاکرات کرنے کی پیشکش کردی ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے کہاہے کہ اسرائیل اور پی ایل او کی طرح بات چیت خفیہ بھی رکھی جاسکتی ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ مسلم لیگ اور ایم کیوایم میں مصالحت کرائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہاہے کہ آزاد بلوچستان سندھ دیش اور جاگ پنجابی جاگ کا نعرہ لگانے والے نواز شریف کی گود میں بیٹھے ہیں۔ ہم نواز شریف کے نہیں بلکہ ایسے نظام کے خلاف ہیں جہاں نواز شریف جیسے سیاستدان پیدا ہوتے ہیں۔انہوں نے کہاکہ شیر کی کھال میں سے چوہا نکلے گا۔ منشیات اور دہشت گردی کے پھیلاؤ کی ذمہ داری سابق وزیر اعظم پر عائد ہوتی ہے۔ لوٹاکریسی اور ڈرگ مافیا پیپلزپارٹی کو کامیاب ہوتا نہیں دیکھنا چاہتی۔ کوئٹہ میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہاکہ بلوچستان سرداروں کانہیں پیپلزپارٹی کا ہے۔

○ انتخابی اخراجات کے جائزے کے لئے خفیہ ایجنسیوں سے مدد لینے کافیصلہ کرلیاگیاہے۔ اس مقصد کے لئے ایک خصوصی سیل قائم کردیا گیاہے۔ لاہور کے ۵ حلقوں میں اس حد کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔

○ وائس آف جرمنی نے کہاہے کہ اگر اگلا وزیر اعظم جاگیرداروں اور امیروں کاحامی ہوا تو نگران حکومت کی پالیسی واپس ہو جائے گی۔ نگران حکومت نے جاگیرداروں اور منشیات فروشوں کے خلاف بنیادی فیصلے کیئے ہیں جن سے آنے والے حکمران ناراض ہوسکتے ہیں۔

○ کراچی میں ایک ماہ کے دوران ایم کیوایم کے دوسرے جلسے میں عوام کی بہت بھاری تعداد شامل ہوئی۔الطاف حسین کو تقریر کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب فوج کادباؤ کم ہوگیاہے۔

○ مسلم لیگ کے وکلاء نے سپریم جوڈیشل کونسل سے رابطہ کرلیاہے۔ان کاموقف ہے کہ ہائی کورٹ کاجج وزیر اعلیٰ کو ریفرنس نہیں بھیج سکتا۔

○ خان عبدالولی خان نے کہاہے کہ قاضی حسین احمد آئے نہیں لائے گے ہیں۔وہ پیپلز پارٹی کے لئے کام کررہے ہیں۔وہ بے نظیراور نواز شریف دونوں پر خزانہ لوٹنے کا الزام لگاتے ہیں ان الزامات پر بے نظیر کیوں چپ ہیں۔انہوں نے الزام لگایاکہ قاضی حسین احمد نے افغان جہادمیں کروڑوں ڈالر کااسلحہ بیچاہے اس کی تحقیقات کرائی جائے۔

○ بجٹ کاخسارہ کم کرنے کے لئے بجلی پانی اور گیس کے نرخ مزید بڑھادیئے جائیں گے۔

○ ملیر کراچی میں مسجد میں دونامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایک نمازی شہید ہوگیا۔

○ ہفتہ کی صبح دس بجکر ۵ منٹ پر سرحد اور پنجاب میں زلزلے کے واضح جھٹکے محسوس کئے گئے۔

○ ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر نے کہا ہے کہ موجودحالات میں بھارت پاکستان پر ایٹم بم گرانے کی جرات نہیں کرسکتا۔

○ فوج کسی شخص کوانتخابی عمل میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دے گی اس مقصد کے لئے راولپنڈی میں فوج نے ایک الیکشن سیل قائم کردیاہے۔الیکشن کمیشن کی مدد کے لئے اور امن وامان قائم رکھنے کے لئے تمام انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

ہر سائز کے
ڈش انٹینا
دستیاب ہیں نیزہماری ترجیحات میں احباب جماعت کا مفاد ۸فٹ کی جالی دار ڈش پر بہترین رزلٹ شامل ہے۔بچت کا بہترین موقع ضائع نہ کریں
طاہر احمد محمود رحمت شرقی(ب)
راجیکی روڈ نزد بیت الراجیکی ربوہ

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ایئر کنڈیشنر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
نیشنل الیکٹرونکس
ا۔لنک میکلوڈ روڈلاہور
جودھامل بلڈنگ۔ لاہور
فون : ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھپن کورس STERILITY COURSE RS 130/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS125
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر رحیم ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

کوٹھی برائے فروخت
○ ایک کوٹھی رقبہ دوکنال واقع دارالصدر غربی برائے فروخت موجود ہے۔ بجلی سوئی گیس اور پانی کی سہولت میسر ہے۔ مکانیت اور دیگر تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں۔
کرامت اللہ ۳۴/۲۱ دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ۔فون ۸۲۵

پتہ